خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd

vol 130

Track 1

Time:14:28

ا۔اسلام مکمل دین ہے ۔(عید الاضحی23-03-99)

... اعوذبا اللہ

... بسم اللہ

... تلاوت قرآن شریف سورة

اسلام ایک ایسا مکمل مذہب اور ضابطہ حیات ہے کہ اس میں زندگی کے کسی بھی شعبہ کے بارے میں آپ اپنے لئے ہدایت اور روشن راستہ ناصرف یہ کہ تلاش کر سکتے ہیں ،بلکہ چودہ سو سال ہو گئے اس بات کو کہ آج تک کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکاکہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں سیرت میں اور اسلام میں کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی کہ کہیں ضرورت پیش آئی ہو کہیں اس میں کیا ہماری رہنمائی کا بھی والدین کے حقوق میں ،پڑسیوں کے حقوق میں کاروبار کس طرح کریں ہرہن سہن ہمارا کیسا ہو ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں ہیہ کسی بھی شعبہ میں اسلام آپ کو معنوس نہیں کرتا اور اس کی جو بنیاد ہے وہ یہ ہے کہ اسلام میں اس بات کی انسان کے اندر صلاحتیں اجاگر کر دی ہیں یہ جو نظام کائنات ہے سارا کا سارا یہ ایک ہستی کے ہاتھ میں ہے ۔اسلام جو ہے وہ توحید کی دعوت دیتا ہے کہ ایک ہستی ایسی ہے کہ جس نے یہ کائنات بنا ئی جس نے اس کائنات کو سنبھالنے کے لئے وسائل پیدا کئے جس نے اچھائی اور برائی کے تصّو ف کو غور کرنے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے ،جس ہستی نے اپنے محبوب بندے رسول اللہ ﷺ کو دنیا میں بھیجا اور صرف یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو یہ میرا دوست ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہو یہ کتنی صلاحیتوں سے واقف ہے بلکہ یہ کہا کہ ہمارا بندہ ایسا ہے کہ ہم نے اس کو جتنی نعمتیں ہو سکتیں تھیں وہ سب اس بندے کو عطا کردی ہیں ۔اور ہماریہو تے ہو ئے جو کچھ ہمارا پیغام لوگوں تک انسانوں تک پہنچایا اس دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل کردی الماالکمل دین...دین کی تکمیل کر دی اور اپنی محنت سے پوری ترقی کی اب غور کریں جب دین کی تکمیل کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ کاجو ارشاد ہے کہ ہم نے دین کی تکمیل اور اس دین پر کسی قسم کا کوئی دخلہ کسی قسم کی کوئی ترقی کسی قسم کی اس میں کوئی نفسواقع نہیں ہو

سکتا اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا آج کے دن انسان صرف میری طرف دیکھیں تو اس
دین کی جو بنیادی ضررویات ہیپاس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے ذریعے
اپنے پیغمبروں کے ذریعے مشاہدے نوع انسانوں کو کردیا تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے
کہ صاحب یہ تو ایسی باتیں ہیں یہ تو انہونی ہے ہو ہی نہیں سکتی ۔ تو اللہ
تعالیٰ نے عام بندوں کی طرح اپنے بندے پیدا کئے۔تھوڑے ان کو مثال کے طور پر
مخلوق کے سامنے پیش کیا ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ جس کی یاد
میں ہم سارے لوگ مل کر قربان کر تے ہیں قربانیاں کرتے ہیں نعتیں پڑھتے ہیں
تو وہاں پرآخری عمر میں جب کہ اولاد کا کوئی تصور ہی نہیں میڈیکل سائنس
کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فر مائی اور جب وہ اولاد چلنے پھرنے کے
قابل ہو ئی جینے کے قابل ہو ئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہم علیہ السلام کو
خواب دیکھا دیا۔خواب میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری جو عزیز شے ہے وہ تم اللہ کے
لئے قربان کر دو تو عزیز ترین شے ہے وعدے میں ویسے بھی آدمی کے لئے اگر غور
کریں تو عزیز ترین شے اس کی اولاد ہی ہو گی ۔اورآدمی جس کے لئے محنت کر
تا ہے مزدوری کرتا ہے مثال یہ کہ اپنی آخرت بھی خراب کر لے تو اولاد ہمیں
عزیز ترین شے حضرت اسمائیل نے چھری دے دی اور انہوں نے کہا ٹھیک ہے اللہ
تعالیٰ نے جیسا کہا ویسے ہی ہو گا ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت
اسمائیل علیہ السلام سے جو خواب میں آئے تھے حضرت اسمائیل علیہ السلام نے
بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت کے بیٹے تھے انہوں نے کہا صاحب جو آپ
نے خواب دیکھا آپ اس کو پورا کر دیں آپ یہ ثابت کریبالکل جو کچھ اللہ تعالیٰ
نے کہا ہے آپ ایسے پورا کردیحضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی دیکھی
ہو ئی بات کو پورا فر مادیا نہیں اگر ہم حضرت ابراہیم کے عمل پر ہم غورو
فکر کریں تو انہوں نے اللہ کے حکم کو پورا کر دیا۔چھری چلا دی ۔اب یہ کہ اللہ
کا نعام ہے بیٹے کی جگہ دُمبہ آگیا اسی صورت سے رسول اللہﷺکی زندگی پر
جب غور کرتے ہیں تو آپ دیکھئے کہ نبوت کے بعد جو علوم رسول اللہﷺ نے اسلام
میں پھیلا نے کے لئے توحید عام کرنے کے لئے جو تقاضے برادشت کئے او اس سے
اندزہ ہو تا ہے کہ تصور میں یہ باتیں آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو عام
کرنے کے لئے رسول اللہﷺ نے ساری تکلیفیں برداشت کی ۔رسول اللہﷺکے ساتھ
اللہ کا پیغام پہچایا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے اپنے پیغمبروں کے لئے جو
پیغام پہنچایا اس میں تصدیق کرتے رہے اور اور اس کے لئے حقوق بھی ساتھ ہی
ساتھ فر ماتے رہے ۔اب یہ قربانی جو ہم لوگ کرتے ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی سنت ہے اور رسول اللہﷺ نے فر مایا کہ جیسے میرے باپ ابراہیم نے
اللہ تعالیٰ کے انحصار کیا اور قربان کیا اپنے عزیز ترین شے کو اللہ کے لئے قربان
کر دیا ۔اس لئے ہمارے اوپر بھی یہ ذمہ داری ہے اس لئے ہم بھی توحید پرست
ہیں ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسی مذہب کو دین کو

fellow

کریں لہذاہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم میں عزیز قربانی دیں ۔حضرت
حاجرہ علیہ السلام خاتون دیکھئے مرد حضرات اور خواتین حضرات دونوں کو اللہ
تعالیٰ نے مثال بنا کر ثابت کر دیا ہے وہ پانی بھی پلا کر ...عربی آیت ...اللہ تعالیٰ
کو یہ بات اتنی پسند آئی کہ وہ حج ہو گیا ۔حج کا پورا سفر اداکریں تو حج بھی
پورا ہے ۔تو یہ جو اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس مکمل نظام کی تکمیل کے لئے
ضروری ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے اوپر کی ذمہ داری عطا کی ہم ان پر عمل
کریں میں ایک بات حضرات آپ سے کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام کا بنیادی
فلسفہ جو ہے وہ محبت ہے ۔ اسلام کا بنیادی فلسفہ آپس میں میل جوڑ
ہے،تعلق قادر ہے تفرقہ نہیں ہے۔اب دیکھیں پانچ وقت کی نماز اس میں بھی
اجتماعیت ہے،جمعہ کی نماز میں بھی اجتماعیت ہے ،عید کی نماز میں بھی
اجتماعیت ہے ،روزہ رکھنے میں بھی اجتماعیت ہے ۔آپ نے ٹی وی پر دیکھا ہو
گاکیا وہ منظر حج کا تھابیس لاکھ آدمی بتاتے ہیں کہ بیس لاکھ آدمی سعادت
عطا کر رہے ہیں اس میں بھی اجتماعیت ہے ایک ہی دن ہے ایک ہی وقت ہے
بیس لاکھ آدمی تبلیغ پرستی کا ایسا مظاہرہ کر رہے ہیں کہ ایک وقت میں ہر
آدمی ایک ہی کام کر رہاہے ۔تو اسلام کی جو بنیادی اسلام کا جو بنیادی فلسفہ
ہے ۔السلام کی جو روح ہے وہ آپ غور کریں تو اس میباجت،اعیت کے علاوہ
کچھ نہیںہے ۔اور غیر مسلموں کی سفارش سے جب سے اسلام میں تفرقہ پیدا
ہو گئے ہے جب سے السلام کمزور ہو تا چلا گیا اور جب تک اسلام میں تفرقہ
نہیں ر ہییہ سب جانتے ہیں پڑھے لکھے لوگ ہیں وہ ہم یہ جانتے ہیں جو آج
امریقہ جو پوزیشن ہے ساری دنیا میں یہ ظاہر تھا کہ مسلمان ساری دنیا کے
حکمران ہیں تمام دنیا کے سارے علاقوں کے حکمران ہیں ۔ساری دنیا کے حکمران
ہیں ۔اسن وقت کیا بات تھیء اس وقت ان کے اندر تفرقہ نہیں تھا ۔ ٹکڑوںمیں
باٹے ہو ئے نہیں تھے اب جیسے جیسے سازشیں ہو ئی مسلمانوں میںتفرقے کھڑے
ہو ئے اور یہ بنتے چلے گئے اسی مناسبت سے مسلمانوں کی جو طاقت ہے وہ
ٹوٹ گئی ہے اور مسلمان دنیا میں سب سے بدترین شمار ہو تی ہے ۔تو اسلام کا
فلسفہ حیات جو ہے وہ قربانیوں دو ،عید الاضحی ہو ،عید الفطر ہو ،پانچ وقت
کی نمازیں ،روزہ ،حج،زکوٰۃ ،جہاد اس میںآپ دیکھیں سب میں اجتماعی ہے تو
اسلام اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ مسلمان مٹھی کی طرح بند ہے تو جب تک
یہ مٹھی بند رہے گی تو ساری اجتماعیت رہے گی جب یہ مٹھی کھل جائے گی تو
آپس میں جھگڑے تفرقہ ایک آدمی کوآپ ایک جھاڑو کے تنکے کی طرح ماریں گے
سو جھاڑو کے تنکے لیں ایک ایک کر کر ماریں تو چوٹ نہیں لگے گی ۔ وہی جھاڑو
کے سو تنکیکو لیکر جمع کر کے رسی سے باندھ کر ماریںتو بہت چوٹ لگے گی ۔
ہماری صورت حال جو بد قسمتی ہے ہمارے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے ۔
جبکہ اللہ تعالیٰ نے بالکل واضع طور پر فر مایا ہے ...قرآن پاک کی آیت ہے اللہ
کی رسی کو مضبوط ہو کر پکڑو پکڑ لو ادھر کی اودھر پکڑ لو بس آپس میں
تفرقہ نہ ڈالو ۔یہ قربانی آپ دیکھیں اس میں بھی اجتماعیت ہے ۔ہم جب

قربانی کر تے ہیں ایک تو یہ اجتماعیت ہے پانچ ہزار سال سے ایک ہی کام کو
کرتے چلے آرہے ہیں اس میں اجتماعیت ہے اللہ نے ہمارے یہاں احباب دوست
رشتے دار سب گلے ملتے ہیں ۔گوشت تقسیم ہو تا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منشا ہے
یہ ہے کہ یہ تمام اسلامی ارکان سے کہ ہم متحد ہو کر رہے ،ایک دوسرے کے کام
آئیں اور آپس میں تفرکہ بازی کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نا پسند کیا ہے ۔ تفرکہ
بازی سے سے دور رہے اور میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ ہم
سب کو توفیق عطا فر مائے کہ ہم اسلام کی جو روح ہے ۔اسلام کا جو مقصد
حیات ہے اسے سمجھنے کی کوشش کریں ۔مختصرـ یہ ہیہے کہ اللہ تعالیٰ ایک
ذات ہے ۔واحد زات ان جیسا کوئی نہیںہے ۔انہوںنے اس کائنات کو بنا یا بنا نے کے
لئے وسائل پیدا کئے اور ایک باپ کی حیثیت سے ،بزرگ کی حیثیت سے ،خالق کی
حیثیت سے اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ ساری مخلوق مل جل کر رہے ۔خوش ہو
کر رہے جو باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں وہ سب مل کر خوشی خوشی پورا
کریںاور جو تفرکے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کے
ذریعے بتادی گئیں ہیں ۔حضرت دائود علیہ السلام کے ذریعے،حضرے اسمائیل کی
مثال کے ذریعے حضور پاک ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق عطا فر مائے یہ
تفرکو کی جو بیماری انسانوں کے اندر پیدا ہو گئی ہے اس سے ہمیںنجات مل
جائے ۔آمین اختتام

خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd 130

Track 2

Time:26:02

۲۔روزہ انسان کو روح کے قریب کر دیتا ہے ۔(عید الفطر 09-01-00)

اعوذبا اللہ...

بسم اللہ...

... اگے کی ریکارڈنگ خراب

اللہ تعالیٰ نے یہ فر مایا کہ جب بندے میرے لئے روزہ رکھتا ہے اور وہ تمام چیزیں
اپنے اوپر بند کر لیتا ہے جو علم کی اللہ نے اور اللہ کا حکم ہے کہ تو اس کا اللہ
کے تواسکا اللہ کے ساتھ ایک تعلق اوررد قائم ہو جاتاہے ۔روزہ کے معنی پر اگر
آپ غورو فکر کریں تو روزہ اصل میں مسلمانوں کو اللہ کی اس بات سے قریب

کر دیتا ہے ہر مسلمان کی مرکزیت اللہ ہے جب آپ گور کریں گے تو رمضان
المبارک کے ٢٤ گھنٹوں میںتو تو یہی بات آپ کی نظر میں آئے گی کہ ہر مسلمان
وہ چوبیس گھنٹے میںوہ دین کھے ذہن کے مطابق زندہ رہتا ہے ۔اور وہ ذہن
مرکزیت عطا ہو تی ہے ۔حالانکہ وقفہ سحر کے بعد جب ہم روزہ کی نیت کرتے
ہیں تو اس وقت ہمارے ذہن میں یہ بات ہو تی ہے کہ اب ہم آج سے نہ کچھ
کھا ئیں گے ،نہ پئیں گے ،نہ جھوٹ بولیں گے ،نہ بے ایمانی کریں گے ،جو وقت ہمیں
ملے گا عبادت کرینگے تو اس کا مطلب یہی یہ ہوا کہ سارے دن روزہ دار اللہ کے
لئے روزہ بھی رکھتا ہے ،اللہ کو چاہتا بھی ہے ،نمازوں میں مصروف ہو جا تا ہے
۔جب افتار کا وقت آتا ہے اس سال میں آپ نے دیکھا ہو گا سب کے گھروں میں
افطار ہو تا ہے تو دنیا بھر کی نعمتیں دسترہ خوان پر ہو تی ہیں ،ماشا اللہ اس
مہینے کے روزے بہت اچھے گزرے موسم اچھا تھا ،گرمی کے موسم میںاعلیٰ اور
شدید پیاس ہو تی ہے ،گلاس پاس رکھا ہوا ہو تا ہے ،پانی پاس رکھا ہوا ہو تا
ہے لیکن آدمی کو اس بات کا انتظات ہو تا ہے کہ افطار سے پہلے وہ ایک گھونٹ
بھی پانی کی حلق میں نہ ڈالے ،بڑا عجیب وہ منظر ہو تا ہے اور افطار کے وقت
جو رجب ہو تی ہے روزہ کو کھولنے کی واحد ہو تی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ
پانی رکھا ہوا ہے ،شربت رکھا ہوا ہے سامنے اگر ایک دو گھونٹ افطار سے پہلے
پی لیا جائے تو ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے نہیں ہو تا کہ روزہ دور کے ذہن میں
یہ بات ہو تی ہے کہ وہ ایک مرکزیت ہے اللہ کے لئے ایک مرکزیت ہے ،صبح
صادق کے وقت سے غروب افتاب تک نہ اسے کچھ کھا نا ہے،نہ پینا ہے ،اللہ کے لئے
بھیوکا رہنا ہے ،تو جب آپ کا بھی ایک قانون نافذ ہو نا چاہئے کہ جب کسی چیز
پر انسان کی مرکزیت قائم ہو جاتی ہے یا کسی کام کی جلد ہو تی ہے یا کسی
کامن کی دھن ہو تی ہے تو وہ کام ضرور پورا ہو جاتا ہے یہ ہمارا دنیا بھر کا
طریقہ ہے اگر ہم کوئی کام کرنا چاہے تو ہماری دھن ہوکسی کسی چیز پر
انسان کی مرکزیت قائم ہو جاتی ہے یا کسی کام کی جلد ہو تی ہے یا کسی
کامن کی دھن ہو تی ہے تو وہ کام ضرور پورا ہو جاتا ہے یہ ہمارا دنیا بھر کا
طریقہ ہے اگر ہم کوئی کام کرنا چاہے تو ہماری دھن ہو جائے ہمیں یہ کیام کر
نا ہے تو اللہ کا احسان انعام ہے اللہ کی وجہ سے ،تبلیغ سے سفارشوں سے
محنت مزدوری سے یہ کام ہو جائے تو یہ ایک نظام زندگی ہے یہ جو ہماری
مرکزیت ہے کسی چیز پر قائم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ کام آسان
فر ما دے گا اور وہ کام ضرور ہو تا ہے ۔سبح سے شام تک محز اس لئے سارے
کام کرتا ہے کہ اللہ کے لئے تمام ہو ں اور ان تمام بڑائیوں سے بچتا ہے جس کو
اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے منا فر مایا ہے اس لئے کہ اللہ اور اللہ کے رسول
اللہ ﷺ نے منا فر ما دیا ہے ،تو اس کے اوپر ایک مرکزیت قائم ہو جاتی ہے ،اور
جب وہ مرکزیت پوری ہو جاتی ہے تو اللہ کا قرب حاصل وہ جاتا ہے ،اللہ کا جو
تصور ہے خیال ہے رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ سے قربت بتائی ہے قرآن میں جو
قربت بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فر مایا میں تمہاری رگ جان سے زیادہ قریب

ہوں ۔بندے کا تعلق اللہ کے ساتھ وابسطہ قائم ہو جاتا ہے۔یہ رمضان المبارک کا
مہینہ ہے دراصل یہ ایک تجزیہ کا مہینہ ہے ،ایک پاکزگی کا مہینہ ہے کہ انسان
جیسے نہاں دھو کر پاک صاف ہو جاتا ہے اس طرح روزہ رکھ کر اس کی ساری
جسمانی کثافتیں دور ہو جاتیں ہیں اور وہ اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے بس
روزہ رکھنے کے بعداس کے اندر ایسی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس صلاحیت
سے وہ غیب کی دنیا کے قریب ہو جاتا ہے اور غیب کی دنیا کا مشاہدہ کرتا ہے ۔
رسول اللہﷺ نے ارشاد فر مایا ہے کہ لیلتہ القدر لیلتہ القدراایک اللہ کی تجلی کا
اللہ کی تجلی کی رات ہے ۔لیلتہ القداللہ کے دیدارکی رات ہے ۔لیلتہ القدرمیں
فرشتے اترتے ہیں ۔فرشتے اترنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو لیلتہ
القدرحاضر ہو جائے تو اسے فرشتے نظر آجاتے ہیں ۔حضرت جبرائیل علیہ السلام
اسے بندوں سے مسافحہ کرتے ہیں۔ توبیس روزہ رکھنے کے بعد ہمارے اندر یہ
صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ ہم غیب کی دنیا کو دیکھ سکیں یا غیب کی دنیا میں
داخل ہو کر فرشتوں کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اور آسمانی مخلوق کو
دیکھ سکیں ۔آسمانی مخلوق کو دیکھا ،فرشتوں کودیکھا ، حضرت جبرائیل علیہ
السلام کودیکھنا اس بات کی زمانت اور صداقت ہے کہ روزہ دار غیب کی دنیا
میں داخل ہو گیا تو اللہ بھی غیب ہے اللہ کو بڑی آسانی سے اگر ہم نہیں دیکھ
سکتے تو تو اپنے اندر زیادہ سے زیادہ اس کو محسوس کر لیتے ہیں یہ اللہ کو
محسوس کرنا اس سے قربت ہے ۔رمضان المبارک میں بیس روزہ تک اس کی
پرکٹس کی جاتی ہے ۔اور آخری عشرہ میں جو طاق راتیں ہیں اکیس تئیس
پچیس ستائیس اس میں شب بیداری کی جاتی ہے۔شب بیداری کا مطلب ابھی
آپ کو بڑی آسانی سے سمجھ میں آجائے گا ۔انسان اپنی زندگی میںیا تو سوتا ہے
یا بیدار ہو تا ہے اور دو اس کے عمل ہو تے ہیںیا وہ سوئے گا یا بیدار رہے گا ۔پھر
بیداری کے حصے بتائے گے کھانا ،پینا،پہنا ،محنت مزدوری کرنا ،بچوں کے حقوق
پورے کرنا ،والدین کے حقوق پورے کرنا ،بیوی کے حقوق پورے کرنا، شوہرکے حقوق
پورے کرنا ،ملک وقوم کے حقوق پورے کرنا یہ سب بیداری کی زندگی میں ہو تا
ہے ۔دوسرا رخ یہ ہے کہ کوئی بھی انسان جب پیدا ہو تا ہے آدم سے لیکر اب تک
ایسا ممکن نہیں ہوا کہ کوئی انسان پورے سال بیدار رہا ہو یا کوئی انسان پورے
سال سوتا رہا ہو ۔جب آدمی سو جاتا ہے تو سونے کی حالت میں یہ ہے کہ
انسان کا بیداری سے عارضی طور پر منقتع ہو جاتا ہے ۔آپ نے سونا ہو گا نہ بڑے
بزرگ کہتے ہیں سویا برابر ۔دوسری بات غور طلب ہے کہ جب ہم سوتے ہیں تو
خواب دیکھتے ہیں کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہو گا جس نے کبھی خواب نہ دیکھا
ہو ۔ خواب کی حالت میںہ عمل ہو تا ہے کہ انسان اٹھتا ہے ۔کہیں سے کہیں
پہنچ جاتا ہے مثلاً یہ ہے کہ کوئی ناظرین کوئی آدمی مکہ پہنچ جاتا ہے کوئی
آدمی مدینہ پہنچ جاتا ہے ،امریقہ پہنچ جاتا ہے یا کسی اپنے عزیز رشتہ داروں
میں پہنچ جاتا ہے ان سے ملاقات بھی ہو ئی باتیں بھی ہوئی۔کھانا پینا بھی ہوا
کوئی یہ بھی ہو تا ہے کوئی دہشت ناک دیکھا تو دل کی دھڑکن اس طرح تیز

ہوگئی جس طرح بیداری میں ہو تا ہے خواب کی حالت میں کسی باغ میںآپ چلے
گئے وہاں بہترین پھول ہیں، بہترین باغیچے ،بہترین فواریہے جس طرح بیداری
میں مسرت شادمانی اور اطمینان اور سکون اگر اس باغ میں جاکر کرکے جس
طرح آپ کو خواب میں نظر آرہے ہیں اور جب آپ بیدار ہوتے ہیں تو بہت خوش
ہو تے ہیں بہت اچھا خواب دیکھا ہے جس میں باغ ،پھول تھے جس میں فوارے تھے
ساری طرف کیاریاں تھیں ہتو اس کا مطلب یہ ہوا جب ہم خواب دیکھتے ہیں تو
خواب کا منظر یہی ہو تا ہے انسان کا ایک رخ بیدار ی میں عمل کر لیتا ہے
دوسرا رخواب میں عمل کر لیتا ہےہبس جب ہم لیلتہ القدر کا جب تذکرہ کرتے
ہیں تو اس میں ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے کہ بیس روزے رکھنے کے بعد ہمارے
اندر اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر ہم رمضان المبارک کی آخری عاشرہ
میں جو طاق راتیں ہو تیں ہیں شب بیداری کریں اور دن میںکم ازکم سوئیں تو
ہمارے اندر یہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جو چیز خواب میں ہم دیکھتے ہیں
وہی چیز ہم شب بیداری میں دیکھ رہے ہیںلیلتہ القدر کا مطلب رات اور رات
کا مطلب ہو تا ہے کہ آرام آدمی سوئے تو یہ جو رمضان المبارک کا پورے روزوں
کا امکان ہے یہ دراصل اس بات کا پروگرام ہے کہ انسان روزے دار انسان ب وہ
روزہ رکھتا ہے تو اللہ کے قریب ہو جاتاہے جب وہ قریب ہو جاتا ہے تو ظاہر ہے
ہو تو کسی چیزسے بھیء نہیں ہو اسکتی اگر اللہ کا عرفان بندے کو حاصل ہو
جائے ،اگر بندہ اللہ کی تجلی کا دیدار کرلے ،اگر بندہ غیب کی دنیا میں داخل
ہوجائے ،اگر بندہ رمضان المبارک کی طاق راتوں میں رآسمان کا مشاہدہ کر لے
ر مضان کی طاق رااتوں میں اللہ کی تجلی کا دیدار کر کے عرش کا مشاہدہ کر
لے تو ایک تو یہ پروگرام ہے دراصل یہ شکر کا پروگرام ہے ایک مہینے نے اللہ کی
تلاش میں ،اللہ محبت میں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہو ئے راستے پرزندگی گزاریں
اللہ کو ڈھونڈا اللہ کو تلاش کیا اور شب قدر میں ہمارے اوپر احساس ہوا کہ ہم
اللہ کے قریب ہیں ،اللہ ہم سے قریب ہے یا اللہ کے فضل و کرم سے اگر
کامیابی مل جائے ،شب بیداررری میں فرشتوں کو دیکھ لیا ،حضرت جبرائیل علیہ
السلام سے ملاقات ہو جائےہ تو یہ ساری جو سعادتیں ہیں غیب کی دنیا میں
داخل ہو نے کی اس کی خوشی میں سوجانے کے طور پر یہ اللہ تعالیٰ نے عید کی
نماز فرج کی ہے ،عید کا مطلب ہی خوشی ہو تا ہے ،عید کا مطلب یہ ہے کہ
اجتماعی پر پورے اسلام میں ایک جگہ جمع ہو کراللہ کی قربت کا جو پروگرام کیا
گیا ہے ،اللہ کی قربت کی جو کوشش کی گئی ہے اس کے نتیجے میں بہت ساری
کامیابی ہوئی ،بہت سارے لوگ کامیاب ہو ئے ،اور ہم سارے لوگوں مین یہ
صلاحیت پیدا ہو گئی یہ ساری جو جدوجہد اور کوششیں کی ہیاگلے سال دوبارہ
کوشش کر یں گے کہ ہمارے اندر مزید صلاحیت پیدا ہو اہیہ خوشی بنا نے کا ایک
پروگرام ہے جس کو ہم عید کہتے ہیں عید میںجس طرح رمضان المبارک میں
رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے بھائیوں کا خیال کرو ،زکوۃ ادا کرو ،لوگوں کی
اسی طرح عید سے پہلے حکم ہے کہ اگر ہر پتھر کی اگر آنکھ بن گئی اوعر یہ

بھی کہا جاتا ہے کوئی بچہ عید پر یا عید دے پہلے پیدا ہو گیا تو اس کا بھی فطرہ
دینا ہو تا ہے ۔فطرہ کا مطلب یہی ہے کہ دولت مندی اور غریب بھا ئیوں کو
قوم سے غربہ ہیں ان کو ایسی رات مل جائے جس سے وہ دین کی خوشی میں
براہ راست شریک ہو جائیں ۔رسول اللہﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ عید کی نماز
میں صاف ستھرے کپڑے پہنو ،غسل کرو ،خوشیبولگائو اور عید کے بعداپنے بھا ئیوں
سے آپس میںگلے میلو ،مسافحہ کرو اب اس لئے کہ اسلام کا بڑا ایجاز ہے رسول
اللہﷺ نے فر مایا کہ ہر مسلمان کو سلام میں پہل کرنا چاہئے آپ انتظار
نہیںکریں گے کہ میں اسے سلام کروتو وہ مجھے سلام کرے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ پہل کرنی چاہئے سلام کا مطلب ہے اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ ...
اسلام وعلیکم آپ میرے بھا ئی آپ کے اوپر سلامتی نازل ہو،اے میرے بھا ئی تو
خوش رہے ،اے میرے بھائی تجھے اللہ اپنا حفظمان میں رکھے ورحمتہ اللہ ...اور
تیرے اوپر اللہ کی رحمتیں بارش کی طرح برستیں رہیں تو جب ہم سلام کرتے
ہیں تو پہلے ہم اس کو دعا دے رہے ہیں وعلیکم السلام اے میرے بھا ئی تیرے اوپر
بھی سلامتی ہو ،تیرے اوپر بھی اللہ کی نعمتیں نازل ہوں ۔عید کی موقعہ پر یہ
حکم دیا گیا ہے کہ گلے ملیں تو جب ہم آپ سب گلے ملتے ہیںاب گلے ملنے میں
ایک تو رسی باندھ لیں کہ بھئی ہی گلے ملتے چلتے آرہے ہیں بچپن سے سے لیکر
بوڑھاپے تک مل رہے ہیں ۔بس عید کا ایک موقعہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا یہ بات حکمت سے خالی کیسے ہو سکتی
ہے جس طرح سلام میں حکمت ہے اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ ...میرے بھا ئی
تیرے اوپر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں تیرے اوپر نازل ہوں وہ بھا ئی بھی آپ
کے لئے دعا کرے گا وعلیکم السلام ...میرے بھا ئی تیرے اوپر بھی سلامتی ہو اللہ
تجھے بھی اپنے حفطیمان میں رکھے ۔اور تیرے اوپر بھی رحمتیں نازل ہوں ۔تو
سلام کا مطلب ہے اپنے بھا ئی کے لئے دعا کرنا اور اپنے بھا ئی کے لئے وہ چاہتاجو
آپ اپنے لئے چاہتے ہیں۔ظاہر ہے کوئی آدمی اپنے لئے نہیں کہے گا مجھے سلامتی
چاہئے ،مجھے ذلت چاہئے ،مجھے سکون چاہئے ،مجھے آسمانی دنیا چاہئے ،مجھے
برکت چاہئے ،مجھے رحمت چاہئے ،تو اب جب آپ سلام کرتے ہیں تو اس کا
مطلب ہے کہ آپ اپنے بھا ئی کو وہ کچھ پہنچا رہے ہیں جو آپ اپنے لئے چا ہتا
رہے ہیں ۔اس کے بعد یہ گلے ملنا ہے مسافحہ کرنا ہے تین دفعہ اب اس کی
مثالپ یوں سمجھیں کہ آپ کا ایک چھوٹا سا بچہ ہے آپ چار پائی پر لیٹے ہو ئے
ہیں۔بچہ ہے سال بھر کا یا دو سال کا آپ اس بچے کو اپنے سینے پرلیٹادیتے ہیں
آپ ذراتصور کریں غور کریں اس بچے کو آپ سینے پر لٹا لیتے ہیں آپ یاد کریںاور
آپ کو یاد آجائے گا تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو ایک راحت ملتی ہے ۔کئی
دفعہ ایسا محسوس ہو تا ہے کہ بچے کے اندر سے لہریں نکل کر آپ کے اندر
جذب ہو جاتیں ہیں اب وہ لہریں اتنی زیادہ باز دفعہ ہو جاتیں ہیں کہ آدمی
خود بھی سو جاتا ہے اور سینے پر بچہ بھی سوجاتا ہے ۔ان لہروں میں شعور اتنا
متاثر ہو تا ہے کہ اس کے اوپر ایک نشہ جیسی کیفیت چھاجاتی ہے ۔اسی صورت

سے جب آپ کسی اپنے دوست سے جو بہت پرانا دوست ہے اور آپ اسے یاد کر رہے ہو ں وہ ایک دم آپ کے سامنے آجائے آپ اس سے کھڑے ہو جاتے ہیں اختیاری طور پر اور اس کو گلے سے لگاتے ہیں ۔آپ ذرا تصور کریں اس وقت بھی آپ کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ آتی نہیں ہے محسوس کرتے ہیں آپ کے اس کے ان در سے لہریں نکل کر آپ کے اند ر جذب ہوجاتی ہیں ۔ظاہر ہے جب اس کے اندر بھی آپ لہریں آپ کے اندر کی جو روشنی ہے، آپ کے اندر جو نور ہے ،آپ کے اندر جو الیکٹرک سٹی جوکام کر رہی ہے آپ کے اندر جو لہریں ہیں وہ اس کے اندر بھی محسوس کر رہا ہے ۔،اس بات سے ایک ماں ایک بھا ئی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جب معصوم بچے کو جب سینے پر لٹاتے ہیں تو ہمارے اندر لہروں کو تبدلہ ہو تا ہے اور لہروں کا تبدلہ اس طرح ہو تا ہے اور اس سے باپ بھی خوش ہوتا ہے ماں بھی خوش ہو تی ہے بہن بھی خوش ہو تی ہے اسی قانون کے تحت جب ہم عید ملتے تو جب تک ہمارے اندر ایک مہینے تک ہم نے عبادت کرکے روزے رکھ کے اللہ اور اللہ کے رسول حکم کی پابندی کر کے تسقیہ نفس کیا کم کھا یا ہے ،کم پیا ہے ،کم سوئے ہیں،زیادہ سے زیادہ عبادت کی ہے کچھ لوگ اتکاف میں بیٹھے ہیں ،کچھ لوگوں نے قرآن کی تلاوت کی ہے یعنی کسی نے کسی عنوان سے اور بھی کچھ کسی نے روزے نہیں رکھا انہیں اس بات کی شرم ہی نہیں ہے ہی نہیں ہے کہ یار میں روزے دار نہیں ہوںکتنی بری بات ہے ۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس ساری چیزیں آپ نے تسقیہ نفس کے لئے ہے اس کے پیچھے اس کا امقصداللہ کے علاوہ اور اللہ کے رسول کے علاوہ تو اس پورے مہینے اخوت کی بھا ئی چارے کی ،اجتماعی کی ،سلام کی جو روشنیاں ہیں وہ ہمارے اندر منتقل ہو رہی ہیں اس سے یہ ہو تا ہے آدمی چارج ہو جاتا ہے جس طرح سے بیٹری چارج ہو جاتی ہے ۔تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے کہ اللہ نے ہمیں رمضان المبارک کے مہینے دیکھنے کی توفیق عطا فر مائے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ مزید اہتمام کے ساتھ مزید آداب کے ساتھ،مزیداللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کے ساتھ عمل کے ساتھ روزے رکھنے کی توفیق عطا فر مائے ۔اور بیس روزے رکھنے کے بعد اس بات کی بھی توفیق عطا فر مائے اور رسول اللہﷺ کے ارشاد کے مطابق ہم رمضان کی آخری طاق راتوں میں اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈے اور تلاش کریں اور جدوجہدکریں تاکہ ہر مسلمان کے اندر ہر روزے دار کے اندر زیادہ سے زیادہ روشنیوں کا ذخیرہ ہو اور جب ہم عید کو گلے ملیں گے تو روشنیوں کا تبدلہ ہو اور ہرآدمی اللہ اور اللہ کے رسول سے قریب ہو ایک دوسرے سے شئرکریں۔

خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd 130

Track 3

Time:28:43

۳۔مخلوق کا خالق سے رابطہ ضروری ہے ۔(عید الفطر 21-01-99)

اعوذ باللہ...

بسم اللہ ...

تلاوت آیت قرآن شریف...

بسم اللہ ...

انا انزلنہ فی لیلۃ القدر...

معزیز حاضرین اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم اور شکر ہے کہ ہم نے اس میں اپنے
محبوب ﷺ کی امت میں پیدا فر مایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں مسلمان بنایا
اور اسلامیء تعلیمات سے آشنا کیا جب ہم اسلام کا نام لیتے ہیں تو عام بات یہ
ہے کہ اسلام ایک طرزفکر ہے ایک مذہب ہے ایک راستہ ہے جو اللہ اور رسول
اللہ ﷺ کا پسندیدہ ہے اس پر چلنے والوں کو مسلمان کہتے ہیں ۔لیکن جب اسلام
کے بارے میں گہرائی سے سوچا جائے تو اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ
زندگی کا احاطہ کر تا ہے اسلام یہ بتاتا ہےکہ یہاں دو طرح کی مخلوق آباد ہے ۔
ایک تو مخلوق یہ ہے کہ اسے اختیارہے ازندگی میں اسے زندگی کے بارے میں
محدود معلومات حاصل ہیں اور ایک تو یہ ہے مخلوق وہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ
نے زندگی کے اصول بتائے ہیںاور اس کو اسلام اور اللہ اس کے رسول کے بتائے ہو
ئے طریقے پر زندگی گزارنے کے کافی علم عطا کیا ہے اس میں سب سے ممتاز
مخلوق انسان ہے جب ہم انسان اور دوسرے حیوانات کا تذکرہ کرتے ہیں تو
ہمیں نظر آتا ہے کہ حیوانات اور انسان میں اگر کوئی چیز ممتاز ہے تو وہیہ ہے
کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شعور عطا کیا ہے ،ایسا فہم عطا کیا ہے اور
ایسی عقل عطا کی ہے کہ وہ دوسرے مخلوق کو حاصل نہیں اور یہی وہ علم
ہے جس کی بنیاد پر مسلمان تمام مخلوق میں تمام ما حول میں ممتاز ہے ۔
انتہاء یہ ہے کہ فرشتوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو فضلیت عطا کی ،جنات کے
اوپر بھی اس کو فضلیت عطا کی اور اس کی جو بنیادی وجہ ہے وہ یہ ہے کہ
مسلمان قوم کے پاس زندگی گزار نے کا ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔ایک مکمل
پروگرام ہے اس کو یہ پتا ہے والدین کے کیا حقوق ہیں ،اس کو یہ بھی علم ہے
کاروبار کس طرح کیا جانا چاہئے ،وہ یہ بھی جانتا ہے ملک اور قوم کی محبت کے
کیا معنی ہیں ۔اسے یہ بھی پتا ہے کہ وطن سے محبت جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا
پسندیدہ عمل ہے ، وہ اللہ کو بھی جنتا ہے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کو بھی جانتا
ہے۔ تو اس پروگرام کو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مسلسل طریقہ کار
شروع کیا وہ ابھی تک جاری ہے ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بندے مبعوث کئے

دنیا میں وہ یہ بتاتے رہے کہ انسان کی رفضیلت اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
بنائے ہو ئے قوانین کے مطابق اپنی زندگی گزاریں ۔وہ قوانین سب سے پہلا قانون
یہ ہے کہ انسان کو اس بات پر اپنے اندر تیار اور یقین پیدا کرنا چاہئے کہ وہ
مخلوق ہے جب اسے یہ یقین ہو جاتا ہے وہ مخلوق ہے تو ظاہر ہے اس کا ذہن
خالق کی طرف چلا اجاتا ہے ۔ جب مخلوق ہے تو میرا بنا نے والا بھی کوئی ہے ۔
اب دیکھئے جب آدمی سمجھے میں مخلوق ہوں تو جب مخلوق کا تذکرہ آئے گا تو
سب سے پہلے یہ بات آپ کے سامنے آئے گی مخلوق کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا
محتاج ہو نا ۔اب اگر آپ کو لگتی ہے پانی پینے کے محتاج ہیں اب اگر اللہ پانی نہ
دے توآ پانی کے محتاج ہے ۔اب اگر آ کو بھوک لگتی ہے آپ کھانے کی بھی محتاج
ہیں اگر اللہ زمین میں اناج نہ اگائے تو آدمی روٹی نہیں کھا سکتا۔آدمی کی
زندگی کے لئے ہواضروری ہے اب ظاہر ہے ہوا کا جو دروکس انتظام ہے اب اللہ
کے اوپر جو کنٹرول ہے جو ہواکا بنا نے والا ہے وہ خالق کے علاوہ کوئی نہیں ہے
مخلوق تو ہوا نہیں کھلا سکتی تو جب ہم یہ کہتے ہیں ہم مخلوق ہیںتو ہمارا
ذہن خودبخود اس طرف متواجہ ہو جا تا ہے کہ ہمارا بنا نے والا کو ئی ہے ۔ جب
تک کہ ہمارے ذہن میں یہ بات نہیں آئے گی میں مخلوق ہوں اس وقت تک میرے
ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ ہمارا بنانے والا بھی کوئی ہے تو جب تک ہمارا
ذہن اس طرف متواجہ ہو جا تا ہے کہ ہمارا بنانے والا اللہ ہے ہمارا بنانے والا
خالق ہے تو اب یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ ہماری اپنی زندگی جو ہے وہ
اللہ کی محتاج ہے ۔پیدائش بھی اللہ کی طرف سے ہے اب کوئی آدمی اپنی
مرضی سے پیدا ہی نہیں ہو سکتا ۔اگر ہر آدمی اپنی مرضی سے پیدا ہو تا تو
زمین پر آدمی بچے پیدا ہی نہیںہو تا ہر آدمی کی یہی خواہش ہو تی امیر کی
یہاں پیدا ہو ،بادشاہ کی یہاں پیدا ہو ۔جب بادشاہ کی پیدائش،امیر کی
پیدائش ،غریب کی پیدائش ،فقیر کی پیدائش سب کی ایک ہی قسم کی پیدائش
ہو تی ہے ۔جس طرح ایک بادشاہ بچہ پیدا ہو کر اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے اور
نشوونما پاتا ہے اس طرح غریب آدمی بھی پیدا ہو کر اپنی ماں کودودھ پی کر
نشوونما پاتا ہے ۔پیدائش کے بعد انسان کی ضروریات مثلاکھا نا ،پینا،
حواس ،بھوک، ماں، باپ اس میں بھی آدمی دیکھئے گے اس میں بھی آدمی محتاج
ہے ۔کوئی آدمی اپنا باپ نہیں بنا سکتا ،کو ئی آدمی اپنی ماں نہیں بنا
سکتا ،کوئی آدمی ہوا نہیں بنا سکتا ،کوئی آدمی دھوپ نہں بنا سکتا تو بنیادی
بات یہ ہے اسلام کے فلسفہ کی کہ انسان کو سب سے پہلے اس بات پر غوروفکر
کرنا چاہئے کہ میں مخلوق ہوں ،اگر یہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ میں مخلوق
ہوں تو بے شمارمسائل خوبخود حل ہو جائیں گے ۔اچھا جب یہ طے ہو گیا میں
مخلوق ہوں تو ہمارے بنانے والا خالق اللہ ہے ۔تو اب ظاہر ہے یہ بات یقین بن
جا ئے گی کہ ہم اللہ کی محتاج ہیں ۔اللہ نے یہ زمین بنا ئی ،اللہ نے سورج بنا
یا ،اللہ نے چاند بنا یا ،اللہ نے گندم بنائی اللہ نے پانی بنایا کون سی اسی چیز ہے
جو اللہ نے نہیں بنائی ،انتہاء یہ کہ ہم سب کو بھی اللہ نے بنایا۔تو اس میزان کو

قائم رکھنے کے لئے خالق اورمخلوق کے رشتے کو قائم رکھنے کے لئے ،مخلوق کی
رہنمائی کے لئے اس زمین پر کچھ کچھ عرصے کے بعد پیغمبر بھیجے اور ان
پیغمبروں کی تعداد تقریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے ۔یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبر اس دنیا میں اس لئے آئے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ مخلوق اور خالق
کے درمیان جو رشتہ ہے مخلوق اس سے پوری طرح واقف ہو جائے۔ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبروں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے سیدناحضور علیہم
الصلوٰۃوالسلام کو مبعوث فر مایا وہ دنیا میں تشریف لائے ۔جب حضور پاک ﷺ دنیا
میں تشریف لائے تو اس وقت دنیاتاریخی میں ڈوبی ہوم ئی تھی ہر طرف ظلم
تھا انتہاء یہ تھی کہ باپ بیٹیوں کو زمین مین دفن کر دیتے تھے ۔اللہ تعالیٰ نے اس
زمین کی تاریخی کو دو کرنے کے لئے اور ظلم کا دور ختم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ
کو رحمت العالمین بنا کر بھیجا ۔اور حضور پاک ﷺ نے یہ فرماتا میں کو ئی نئی
بات لیکر نہیں آیامیں وہی بات آپ سب کو بتا رہا ہوں جو مجھ سے پہلے ایک
لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے بنائی تھی ۔ اور وہ بات یہی ہے کہ انسان مخلوق
ہے اور اللہ تعالیٰ خالق ہے ۔مخلوق کو خالق تک پہنچنے کے لئے راستے کی بھی
ضرورت ہے قواعد و ضوابط کی بھی ضرورت ہے ۔مثلا آپ دفتر جانا چاہتے ہیں
اب گھر سے باہر دفتر جانے کے لئے راستہ بھی چاہئے ،سواری بھی چاہئے ،منزل
کا تعین بھی چاہئے ،پھر وہ دفتر میں بیٹھ کر دفتر کے قواعد و ضوابط بھی
چاہئے ،بھی میز ہو گی،کرسی ہو گی ،کاغذبھئی صیحح وقت پر جائو کام کرو
چھٹی ہو جائے گھر آجائو ۔تو دنیاعی کوم کام ایسا نہیں ہے ۔جس میں قواعد
ضابطہ نہ ہو ۔آپ کا آپنا گھر ہے آپ سرپرستۓ ہیں وہاں بھی آپ کو ایک قاعدہ
ضابطہ بنا نا پڑے گا ۔مثلاً بچوں کی تربیت آتی ہے اب آپ کو یہ دیکھنا ہیکہ
ہمارے بچے اوراہ لڑکوں میں تو نہیں کھیل رہے کہ جس کی تربیت خراب ہو
جائے وہ خود بھی اوارہ ہو جائے ۔اسکول جارہے ہیں یا نہیں جارہے ان کے لئے
ایک تعلیم و تربیت کا پروگرام بنے گا ۔کھانے کا ،پینے کا ، پہننے کاتو کوئی بھی
زندگی کا عمل ایسا نہیں ہے جس میں ضابطہ اور قانون نہ ہو اور اگر ضابطہ
قانون نہیںہو گا تو وہ کام صیحح نہیںہوگا ۔تو اسی طرح اسلام نے بھی ایک
ضابطہ قانون بنایا ۔تو اس میں جو اسلا م کا بہت بڑا جو پروگرام ہے جو سب
سے پہلا پروگرام جو ہے وہ نماز کا ہے صلات کا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قائم
الصلوت …صلات کا مطلب یہ ہے جو روحانی عالم بتا تے ہیں ۔نماز کا ترجمہ
صلات کا ترجمہ وہ کہتے ہیں اللہ سے تعلق قائم کرنا اکمن الصلات…وہ قائم
کرتے ہیں صلات یعنی جب وہ نماز میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر اس
بات کا اعلان کر دیتے ہیں کہ اب اللہ سے بڑا کوئی نہیں اللہ اللہ واکبر …اللہ بڑا
ہے باقی ہر چیز اس کی نفی ہوگی ۔پھر وہ الحمد پڑھتے ہیں ۔الحمد اللہ رب
العالمین …سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کو پالتا ہے ۔جو عالمین
کو رزق دیتا ہے ۔جو عالمین کی حفاظت فرماتا ہے ۔رحمت کے ساتھ اور یہاں
بھی یہی ہے آپ نے اپنے آپ کو سلندر کر دیا کہ ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں جو

کچھ ہے اللہ ہے تو جب آدمی اپنے آپ کو سلندر کر دیتا ہے ۔اس نے اس بات کا
اقرار کر لیا سب کچھ اللہ ہے تو اس کا مطلب ہے اس کا دنیا س تعلق ٹوٹ گیا
اور اللہ کے ساتھ قائم ہو گیا ۔اکمن الصلات...وہ اللہ کے ساتھ تعلق قائم کر تا
ہے تو نما ز ایک ایسا پروگرام ہے جس میں ہمارا جسم بھی کام کر تا ہے ،جس
میں ہماری سمات بھی کام کر تی ہے، جس میں ہماری آنکھیں بھی کام کر تیں
ہیں، جس میں ہماری زبان بھی کام کر تی ہے جس میں ہمارا ذہن بھی کام کر
تا ہے اورساتھ ساتھ ہماری روح بھی کام کر تی ہے ۔تو نما ز ایسا پروگرام ہے
جس میں روحانی اور جسمانی دونوں حرکات شامل ہیں ۔مثلاً اب یہ سمجھ
لیجئے آپ نے کہا اللہ واکبر ...اللہ وا کبر کا مطلب یہ ہے کہ اب اللہ سے بڑا کو
ئی نہیں جب اللہ سے بڑا کو ئی نہیں تو اس میں آپ کی حیثیت بھی کچھ نہیں
رہی ،دنیا کی بھی حیثیت کچھ نہیں رہی ،آپ کی ،بیوی بچوں کی گھر بار کی
خاندان کی بھی کوئی حیثیت نہیں رہی ،اب حیثیت ہے تو صرف اللہ ہے اب آپ
نے ہاتھ باندھ لئے ،ہاتھ باندھنے کا مطلب بھی یہی ہے آپ سلندر ہو گئے اب
صاحب ہماری کوئی حیثیت نہیں بس جو اللہ چاہے گا وہ ہو گا پھر آپ اللہ کے
سامنے جھک گئے ،جھکنے کا مطلب بھی یہی ہے آپ نے خود کو سلندر کر دیا کسی
ذات کے سامنے اگر آپ احترام سے جھکتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہو تا ہے کہ
اس ذات کی بزرگی کوآپ نے تسلیم کر دیا اگر آپ اس کی بزرگی کو تسلیم نہیں
کریں گے تو آپ اس کے سامنے نہیں جھکے گے ۔مثلاً ایک بچہ ہے اپنی ماں کے
سامنے جھکتا ہے اپنے باپ کے سامنے جھکتا ہے اپنے استاد کے سامنے جھکتا ہے
کسی بزرگ کے سامنے جھک کر سلام کر تاہے ۔اس کا کیا مطلب ہے اس کا
مطلب یہ ہے کہ اس بندے کی بزرگی کو آپ نے اس طرح تسلیم کر لیا کہ سب
سے زیادہ محترم بزرگ ہے ۔تو جب آپ رکوع میں جھک گئے اور اللہ واکبر کہہ
کر جھک گئے اور وہاں آپ نے کہا سبحان رب العظیم میرا رب جو ہے عظیمی ہے
تو بات یہ ہے کہ رب کے علاوہ کو ئی عظیمی نہیں ہے تو آپ نے اللہ کی زبوبی
کا اقرار کر دیا پھر آپ سجدے میں چلے گئے سجدے کی حالت تو انتہائی آدب و
احترام کی حالت ہے ۔سجدے میں تو آدمی کسی کو کرتا ہی نہیں ہے ۔سوائے
اللہ کے سجدۂ تو آدمی کسی کو کر ہی نہیں سکتا یعنی اللہ کی ربوبیت کا اور
عظمت کا آپ نے اس طرح اقرار کر لیا ب آپ کی بالکل نفی ہو گئی ہے آپ نے
اپنے آپ کو ختم کر دیا ہے ۔اس کے بات آپ دیکھئے اتیات ...اور سلام کیا السلام
علیکم ورحمتہ اللہ...تو اس نماز کے جتنے بھی ارکان ہیں آپ اس پر غور کریں گے
تو اسکا ایک ہی مطلب نکلے گا کہ آپ نے اللہ کی ربوبیت کو اللہ کی عظمت کو
اللہ کی بزرگی کو اپنی نفی کر کے تسلیم کر دیا ۔بھئی ہماری ذات کس میں ہے،
دنیا کس میںہے ،کاروبار کس میں ہے ان سب جگہ اللہ کے سامنے کھڑے بس اللہ
ہے ۔یہ اہتمام کا ایک پروگرام مختصر سی بات ہے ۔اس کے بعد جب نماز کے
آداب بنے باجماعت نماز پڑھنا ،مسجد میں جاکر نماز پڑھنا ،گھر میں نما ز پڑھنا
اب دیکھے جب آپ گھر میں نماز پڑھتے ہیں وہاں بھی اللہ کی عظمت کا اطراف

کر تے ہیں لیکن مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے یا قائم کر تے ہیں تو اس کا
مطلب یہ ہے کہ اجتماعی حیثیت میں آپ نے اللہ کی عظمت کا اللہ کی ربوبیت
کا اطراف کیا ہے۔آپ گھر میں پڑھ کر نماز دعا کرتے ہیں وہ انفرادی دعا ہو تی
ہے ۔آپ مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں تو وہ اجتماعی دعا ہو تی ہے ۔اور کیا
پتا کس بندے کی آمین کو اللہ تعالیٰ قبول کر کے اور سب کی دعا ئیں قبول ہو
جائیتو اب اس کا مطلب ہے نماز پروگرام ہے جو اللہ طرف سے سیدنا حضور
الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کا عطا فرمایا کہ اس نے انفرادی اور اجتماعی دونوں
برکتیں شامل ہیں ۔مسجد سے نکل کر آپ جمعے میں آگئے مسجد میں اگر پچاس
نمازی ہیتو جمعے میں پانچ نمازی ہیں یہ بھی ایک اجتماعی بات ہو گئی ۔پھر
جمعے کی نماز سے نکل کر آپ عید گاہ میںآگئے تو وہاں سو کیا ہزاروں کا
مجموعہ جمع ہو گیا تو اصل میں نماز کا پروگرام انفرادی طور پر بھی روحانی
جسمانی وضیفہ ہے اور اجتماعی طور پر بھی روحانی اور جسمانی وضیفہ ہے۔تو
ایک طرف بات یہ ہے کہ جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو اس کی ایک روح ایک جسم
اللہ کے سامنے جھکتا ہے لیکن جب آدمی مسجد میں نماز پڑھتا ہے تو پچاس
روحیں پچاس جسم اللہ کے سامنے جھکتے ہیں۔عید گاہ میں جب آدمی آتا ہے تو
ہزاروں آدمی اکھٹے ہو کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ
کوئی رب نہیں۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ہستی اسقابل نہیں ہے کہ جس پر
سجدہ کیا جائے ۔اللہ تعالیٰ خالق ہے اورہم مخلوق تو نماز ایک اجتماعی پروگرام
ہے جو پوری امت مسلمہ کو کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا کرتی ہے ۔پوری امت
مسلمہ کو ایک ساتھ جھکاتی ہے ۔ پوری امت مسلمہ کو ایک ساتھ سجدہ کراتی
ہے ۔اور پوری امت مسلمہ کو ایک ساتھ السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ...کی دعا
میں شریک کرتی ہے ۔اب السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ ...اب ایک ہزار آدمی ہے
سب نے سلام کر دیا سب کو ایک ہزار آدمی نے دعا کردے دی پھر کہہے جی السلام
وعلیکم ورحمتہ ...اب ایک ہزار آدمی السلام وعلیکم سب نے کہا یعنی نماز کا
آخر یہ ہے کہ اجتماعی طور پر مسلمان ایک دوسرے کو دعا دیں اور اس کے اوپر
رحمت بھیج دی جائے ۔چلئے آدمی گنہگار بھی ہے ناپاک بھی ہے ،بچھڑا ہوا ہے
بھی سب کچھ ہے لیکن ان ہزار آدمیوں میں ایسا نہیں ہو گا دس بیس آدمی
ضروری مدد گار ہو نگے۔جب دس بیس آدمی السلام وعلیکم ...کہے گے تو ظاہر
ہے اللہ تعالیٰ تک ان کی آواز جائے گی اور ان کے سالم سے ہزاروں آدمیوں کی
نجات ہو گی ۔السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ...السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ ...اس
کے بعد جو دوسرا پروگرام ہے وہ رمضان المبارک کا رمضان المبارک کے لئے آپ
دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزے کی جزا میں خود ہوں ۔بھئی یہ
سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب بندہ روزہ رکھتا ہے اس روزے
کا ثواب یا اس روزے کا سیلہ یا اس روزے کا نتیجہ یہ ہے کہ بندہ مجھ سے
ملاقات کر لیتا ہے ۔میں بندے کو مل جاتا ہوں کیوں اسے بھی یاد رکھئے بڑا عجیب
فلسفہ ہے کہ کھانا حلال ہے ،پینا حلال ہے اور دوسرے کے معاملات جو آپ کے

اوپر حلال ہے ۔صبح کو آذان ہو ئی فجر کی آذان ہو ئی ایک کروڑ چالیس
مسلمان ہیں اب کہا جی آذان ہو گئی نہ کھا نا کھانا ہے نہ پانی پینا ہے اور کوئی
جائزکام ہے وہ بھی نہیں کرنا کیوں نہیں کرنا اس لئے نہیں کرنا کہ اللہ کے لئے
ہم نے خود یہ وعدہ کرلیا ہے خود اپنی ذات سے اب ہم اللہ کے لئے نہ کھائیں گے
اور نہ اب آپ سارے دن بھوکے رہتے ہیں ۔گلا بھی خشک ہو تا ہے ہونٹ بھی
خشک ہو تے ہیں لیکن آپ نے معائدہ کر لیا کہ بھئی سارے دن اللہ کے لئے نہیں
کھانا ۔کھانے پینے سے کیا ہوتا ہے اب دیکھے ہمارا جتنا بھی کھانا پینا ہے اس میں
کسی نہ کسی صورت سے تافن شامل ہے ۔اگر آپ گوشت رکھ دو دال رکھ دو
وہ سڑ جائے گی تو جب ہم نے کھانا پینا کم کر دیا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے
جسم کے اندر جو کثافتیں تھیں وہ نہی کھانے سے کم ہو نا شروع ہوگئیں اور جب
بیس دن ہو گئے تو بیس دن کے بعد یہ ہو تا ہے ہمارے جسم کے اندر ایک مدافت
پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ہم اللہ کے لئے بھوکے رہے اللہ کے لئے پانی نہیں پیا ہم
نے کوشش کی ہے کہ جھوٹ نہ بولیں ،ہم نے کوشش کی ہے کہ غصہ نہ کریہم
نے کوشش کی ہے کوئی ایسا کام نہ کریںجو اسلام میں منا کیا پھر اس کوشش
کے نتیجے میں اس خالق کے کہنے کے نتیجے میں بیس روزے رکھ کر ہمارے اندر
کثافت کی جگہ روشنیاں اورانوار ذخیرہ ہو جاتا ہے ۔آپ دیکھے بیس دن کے بعد
آدمی ہلکا بہلکا ہو اجاتا ہے اس کی لیکن جیسے جیسے وقت بڑھتا ہے اس سے
نہ صرف آدمی کے اندر لطافت پیدا ہوتی ہے اب جب بیس لروزے رکھ لئے اب
حضور الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اب تمہارے اندر اتنی لطافت پیدا ہو گئی ہے
اور اللہ نے اتنے انوار کا ذخیرہ کر دیا ہے اب اگر تم ان طاق راتوں میں جاگ لو
گے تو یہ ممکن ہے کہ تمہیں اللہ کی تجلی کا دیدار ہو جائے گا ۔تو ہم کوشش
کرتے ہیں پروگرام بھی اس کا ہو تا ہے کہ کم کھا ئو زیادہ جاگو ،رات کو زیادہ
سے زیادہ قرآن شریف پڑھو ،نفلیں پڑھو ،دورد شریف یہ تو سب ہی کرتے ہیں
یقینا ستائیس تاریخ کو اب ہمارے یہاں ستائیس تاریخ کو شب بیداری ہو تی ہے ۔
الحمد اللہ اب کہ شب بیداری کو مسجد بھی بھر گئی بہت رونق ہے تو اس میں
بہت سارے لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا الگ ہو گئے کسی کو پتا نہ چلے بہت
سارے لوگوں نے بتایا کسی نے کہا میں نے روشنی دیکھی ،کسی نے کہا میں نے
بارش برستی دیکھی ،کسی نے کہا جی میں نے ایک ہستی دیکھی کسی کو سیدنا
حضور کی زیارت ہو ئی کسی نے دیکھا کہ کوئی چیز یہاں سے اڑتی ہو ئی چلی
گئی ظاہر ہے فرشتے ہی ہو گا تو ایسا نہیںہے کہ یہ زبانی خرچ ہے جو لوگ
رمضان المبارک میں روزے رکھ لیتے ہیں یا روزے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو
اللہ تعالیٰ کا ان پر فضل و انعام ہو تا ہے ۔ستائیس ویں شب کو یہ ثبوت فراہم
ہیاب ضروری نہیں ہے کہ ایک ہزار آدمی ہے ایک ہزا رم آدمی میں اگر دس
آدمی بھی ایسے متوار ہیں آپ کے پاس جن کوکچھ ہو گیا صلات تو ہو گی اب
ہمیں کچھ نہیں ہو تو ہمیں اگلے سال ہو جائے گا اگر ہم کوشش کریں تودوسرا
پروگرام رمضان ہے اور رمضان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ اس کی

جزا میخود ہوں ۔جزا ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ اگر آدمی خود کوشش کرے تو
اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہے ۔سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی
نسبت ،محبت اور عشق اس کے اندر موجود ہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ
روزے کی جزا میں خود ہوں اس کے بعد رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے لئے
آپ نے خود کو پابند کیا اللہ تعالیٰ نے عید کی خوشی سے نوازے کیا اب دیکھئے عید
کی کتنی خوشی ہو تی ہے گھر میں بچے کو بھی ہو تی ہے بڑوں کو بھی ہو تی
ہے ۔پھراس کا ایک اجتماع ہو تا ہے اجتماع کے بعد آپ لوگ ایک دوسرے سے گلے
ملتے ہیں۔کوئی پتا نہیں کو ن رشتے دار ہے کون ذات ہے ،کون برادری ہے ،کون
کالا ہے ،کون گورا ہے ،کون افریقن ہے، کون پاکستانی ہے ،سب مسلمان ہے ۔
دوسال پہلے مجھے اتفاق ہوا عید کرنے کا گجرانولہ میں صاحب وہاں عجیب ہی
قسمیں تھیں وہاںفجر کی نماز کے بعد مسجد نبوی سے کوئی جاتا ہی نہیں ہے
وہاں ذکر ہو تا ہے اور ذکر کے بعد بڑا عجیب سما ء ہو تا ہے اس کے بعد جب
نماز ہو جاتی ہے سارے لوگ ایک دوسرے سے اسلام وعلیکم ورحمتہ...کر کے بغل
غیر ہو جاتے ہیں کوئی عربی ہے کوئی سندھی ہے ،کوئی بنگالی ہے ،تو کوئی
پاکستانی ہے یعنی ایسا لگتا ہے مسلمان ایک برادری ہے ایک خاندان ہے ۔تو روزے
کی جزا میں ایک طرف اللہ ملتا ہے اور دوسری طرف نوع انسانی میںجو مسلم
برادری ہے اس برادری کے رشتے کی تقدیرہو تی ہے ایک دوسرے سے گلے ملنے کے
بعد عید کی نماز کے بعد تمام لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسر ے کا خیال کریں
بغل ویر ہو گلے ملیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام دے کر مبارک بات دیں ۔ذات
کو بھی مبارک بات دیں اس تفہیم بھی اضافہ ہو تا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس
سے خوش ہو تا ہے ۔عید کے بعد پھر وہی ہمارا روز مرہ کا معمول بن جاتا ہے
اس میں ہمیں یہ ضرور کرنا چاہئے کہ ایک مہینے تک ہم جو پرکٹس کی ہے
اسلام کے سلسلے پر قائم رکھنے کے لئے بس یہ نہیں کہ عید ہو گی رمضان چلے
گئے نہیں اس کی احتجاج کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ جتنا عرصے رمضان کی
پرکٹس سے فائدہ اٹھا یا جاسکتا ہے اس سے اتنا فائدہ اٹھا لو ۔یعنی کبھی رمضان
میں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے جھوٹ تو کبھی بھی نہ بولنا چاہئے بھئی رمضان میں
غصہ نہیں کر نا چاہئے تو غصہ تو کبھی بھی نہیں کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
جو لوگ غصہ کر تے ہیں میں اس لوگوں کو پسند ہی نہیں کرتا غصے کوئی فائدہ
بھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہوگئے ۔اور اللہ تعالیٰ ہم
سب کو توفیق عطا فرمائے ہم نے جو رمضان کی برکتیں سنت کی ہیں ان
برکتوں سے پورا سال استفائدہ کریں اور خالق اور مخلوق کا جو رشتہ ہے اس
سے کبھی نہ رہے ہر مسلمان اس بات کو یاد کرے کہ میں مخلوق ہوں ۔بس اتنا
کافی ہے اگر آدمی سونے کے بعد نہیں تو سونے سے پہلے صرفاتنا سا سبق دوہرا
لے کہ میں مخلوق ہوں یا اللہ تیرا شکر ہے ۔جب آپ یہ دیکھیں گے میں مخلوق
ہوں تو آپ کے ذہن نے یہ بات آئے گی کہ مخلوق ہمیشہ احتیات ہو تی ہے یہ تو
محتاج ہے اوار میں محتاج ہوں تو کس کس طرح اللہ تعالیٰ نے میری ضروریات

کو پورا کیا ہے ۔تو جب آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی کہ کس کس طرح اللہ
تعالیٰ نے میری ضروریات کو پورا کیا ہے۔ تو جتنا آپ یاد کریں گے تو اسی مناسبت
سے آپ میں اللہ تعالیٰ کا تبدلہ قائم ہو جائے گا ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش
رکھے آپ نے جو رمضان المبارک میں جو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے
آپ سب کو عید مبارک